قل ھو اللہ احد میں ھو کی واؤ کو نہ پڑھا تو نماز کا حکم

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کسی نے نماز میں غلطی سے قل ھو اللّٰہ احد کو اس طرح پڑھا کہ ھو کے واؤ کو ساکن کردیا یا واؤ کو حذف کردیا اور صرف ہُ پڑھا اور لفظ اللّٰہ کو واؤ سے نہ ملایا بلکہ الگ سے اس کے الف پر زبر لگا کر پڑھا تو نماز کا کیا حکم ہوگا؟ نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ نماز کی قراءت میں کسی حرف کو غلطی سے حذف کردینے یا متحرک کو ساکن کردینے کی صورت میں نماز اس وقت فاسد ہوتی ہے جبکہ اس کا معنیٰ فاسد ہوجائے، ورنہ نہیں اور یہاں آیت مبارکہ (قل ھو اللّٰہ احد) میں ھو کے واؤ کو حذف کردینے یا ساکن کردینے کی وجہ سے معنیٰ فاسد نہیں ہورہا، بلکہ اگر کسی نے غلطی سے ھو کو حذف ہی کردیا اور (قل اللّٰہ احد) پڑھا جب بھی نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ ھو ضمیر شان ہے جس کو حذف کردینے کی وجہ سے جملہ کا معنیٰ فاسد نہیں ہوتا۔

نماز میں قراءت کی غلطی کی وجہ سے نماز کے فساد وعدم فساد کے متعلق، ردالمحتار میں ہے: ”نقول: إن الخطأ إما في الاعراب أي الحركات والسكون ويدخل فيه تخفيف المشدد وقصر الممدود وعكسهما أو في الحروف بوضع حرف مكان آخر... والقاعدة عند المتقدمين أن ما غيّر المعنى تغييراً يكون اعتقاده كفراً يفسد فى جميع ذلک، سواء كان فى القرآن أولا إلا ما كان من تبديل الجمل مفصولاً بوقف تامّ وان لم يكن التغيير كذلک، فان لم يكن مثله فى القرآن والمعنى بعيد متغير تغيراً فاحشاً يفسد أيضاً كهذا الغبار مكان الغراب، و كذا إذا لم يكن مثله فى القرآن ولا معنى له كالسرائل باللام مكان السرائر، وان كان مثله فى القرآن والمعنى بعيد ولم يكن متغيراً فاحشاً تفسد أيضاً عند ابى حنيفة ومحمد، وهو الاحوط، وقال بعض المشائخ: لا تفسد لعموم البلوى، وهو قول أبي يوسف، وان لم يكن مثله فى القرآن ولكن لم يتغير به المعنى نحو قيّامين مكان قوّامين فالخلاف على العكس فالمعتبر فى عدم الفساد عند عدم تغير المعنى كثيراً وجود المثل فى القرآن

عندہ والموافقة فی المعنی عندھما، فھذہ قواعد الأئمة المتقدمین“ترجمہ : ہم کہتے ہیں غلطی یا تو اعراب میں ہوگی یعنی حرکت و سکون کے معاملے میں اور اس میں مشدد کو مخفف کر دینا اور ممدود کو مقصور کر دینا اور اس کا بر عکس سب داخل ہے یا غلطی حروف کے معاملے میں ہوگی کہ ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ رکھ دینا تو متقدمین کے نزدیک قاعدہ یہ ہے کہ جو معنی کو اتنا تبدیل کر دے کہ جس کا اعتقاد کفر ہو تو تمام صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی، چاہے وہ بدل قرآن میں ہو یا نہ ہو، الاّ یہ کہ وقف تام کے ذریعے جملوں میں فصل کر کے جو تبدیلی ہو اور اگر تبدیلی ایسی نہ ہو، تو اگر اس بدل لفظ کا مثل قرآن میں نہ ہو اور معنی بعید ہو اور تبدیلی فاحش جیسے غراب کی جگہ غبار تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح (نماز فاسد ہوگی) اگر قرآن میں اس کا مثل نہ ہو اور نہ ہی اس کا کوئی معنی ہو جیسے سرائر کی جگہ سرائل. اور اگر اس کی مثل قرآن میں ہو اور معنی بعید ہو اور تغیر فاحش نہ ہو تو بھی طرفین کے نزدیک فاسد ہو جائے گی، اور یہ احوط ہے، اور بعض مشائخ نے فرمایا : عمومِ بلوی کی وجہ سے فاسد نہیں ہوگی، اور یہ امام یوسف کا قول ہے، اور اگر اس کی مثل قرآن میں نہ ہو لیکن معنی تبدیل نہ ہو جیسے قوامین کی جگہ قیامین تو اختلاف بر عکس ہوگا۔ تو معنی میں تغیر فاحش نہ ہونے کی صورت میں نماز فاسد نہ ہونے کے لیے امام یوسف کے نزدیک اس کی مثل قرآن میں ہونا معتبر ہے جبکہ طرفین کے نزدیک معنی میں موافقت معتبر ہے، تو یہ ہیں ائمہ متقدمین کے قواعد۔ (ردالمحتار، ج 1، صفحہ 630، 631، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے : ”اس باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے، نماز فاسد ہو گئی، ورنہ نہیں۔“ (بہار شریعت، ج 01، ص 554، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اعراب کی غلطی کی وجہ سے نماز کے فساد و عدم فساد کے متعلق، محقق عمر بن نجیم مصری حنفی علیہ الرحمۃ نہر میں امام ابن الہمام علیہ الرحمۃ کی زاد الفقیر کے حوالے سے لکھتے ہیں : ”إن كان الخطأ في الاعراب ولم يتغير به المعنى ككسر قوامًا مكان فتحها وفتح باء نعبد مكان ضمها لا تفسد وإن غير كنصب همزة العلماء وضم هاء الجلالة من قوله تعالى : {اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا} تفسد علی قول المتقدمين“ترجمہ : اگر نماز میں کی جانے والی غلطی اعراب میں ہو اور اس کی وجہ سے معنیٰ متغیر نہ ہو جیسے قوام کے فتحہ کی جگہ کسرہ پڑھنا اور نعبد میں با کے ضمہ کی جگہ فتحہ پڑھنا تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر اس کی وجہ سے معنیٰ بدل جائے جیسے اللہ پاک کے فرمان ”اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا“ میں اللہ اسم جلالت کے "ہا" پر ضمہ اور العلماء کے ہمزہ پر فتحہ پڑھنا تو اس سے متقدمین کے قول کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی۔ (النھر الفائق شرح کنز الدقائق، ج 01، ص 274، دار الکتب العلمیۃ)

کلمہ سے حرف کو حذف کردینے کی وجہ سے نماز کے فساد وعدم فساد کے متعلق، بہار شریعت میں ہے: "کوئی حرف کم کردیا اور معنی فاسد نہ ہوں جیسے خلقنا بلا (خ) کے اور جعلنا بلا (ج) کے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر معنیٰ فاسد نہ ہوں تو فاسد نہ ہوگی۔" (بہار شریعت، ج 01، ص 556، مکتبۃ المدینہ)

صورت مسئولہ سے ایک ملتی جلتی صورت کے متعلق، محیط برہانی میں ہے: "اما إظهار ما هو محذوف نحو أن يقرأ {هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا} فيحذف من الميم من "هم" ويظهر الألف من الذين، و كانت الألف محذوفة في الوصل غير مدغمة، و هذا لا يفسد الصلاة؛ إذ ليس فيه تغيير المعنى، و لا تغيير النظم" ترجمہ: بہر حال جو حرف محذوف ہو اس کو ظاہر کرنا جیسے آیت مبارکہ {هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا} میں ھم ضمیر کے میم کو حذف کردیا جائے اور الذین کے الف کو ظاہر کردیا جائے حالانکہ یہ الف وصل میں محذوف تھا اور مدغم نہ تھا اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ اس میں نہ معنیٰ متغیر ہو رہا ہے اور نہ ہی نظم قرآنی بدل رہی ہے۔ (المحیط البرھانی، ج 01، ص 333، دار الکتب العلمیۃ)

(قل ھو اللہ احد) میں ھو ضمیر شان ہے، چنانچہ تفسیر کشاف و بیضاوی میں ہے، بالفاظ متقاربة: "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ -- هُوَ ضمير الشأن، و اللَّهُ أَحَدٌ هو الشأن" ترجمہ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ-- میں ھو ضمیر شان ہے اور اللَّهُ أَحَدٌ ہی اصل شان یعنی ضمیر کا بیان ہے۔ (الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، ج 04، ص 817، دار الکتاب العربی) (تفسیر البیضاوی، ج 05، ص 347، دار الکتاب العربی)

اور ضمیر شان بطور تمہید ہوتی ہے، اس کی تفسیر ما بعد جملہ کر رہا ہوتا ہے اس لئے اس کو حذف کرنے سے جملہ پر اثر نہیں پڑتا، چنانچہ علم نحو کی مشہور زمانہ کتاب "کافیہ" میں ہے: "ويتقدم قبل الجملة ضمير غائب يسمى ضمير الشان و القصة يفسر بالجملة بعده ويكون منفصلا و متصلا مستترا و بارزا" ترجمہ: اور کبھی جملہ سے ایک ضمیر غائب مقدم ہوتی ہے جس کو ضمیر شان وقصہ کہا جاتا ہے، اس کی تفسیر اس کے ما بعد جملے کے ذریعے کردی جاتی ہے اور یہ ضمیر منفصل و متصل اور مستتر و بارز ہر طرح ہوتی ہے۔ (الکافیۃ مع الناجیۃ، ص 136، 137، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0427

تاریخ اجراء: 23 ربیع الاول 1446ھ/28 ستمبر 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net